علماء کرام کا مقام ومنصب

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

گلشن اقبال کراچی میں مولانا اسد اللہ صاحب کے زیر اہتمام دار العلوم گلشن کے نام سے ایک دینی مدرسہ گزشتہ چند سال سے قائم ہے، اس ادارے کے درجہ سادسہ کے طالب علم نے وفاق المدارس کے ۱۴۳۱ھ امتحان میں ملکی سطح پر پہلی پوزیشن حاصل کی، اتوار ۲۳ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ کو ادارے میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کی گئی جس سے حضرت صدر وفاق المدارس مدظلہم نے جو خطاب ارشاد فرمایا، وہ نذر قارئین ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ، والصلاۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم النبیین ، وعلی آلہ وصحبہ وأتباعہ إلی یوم الدین. أما بعد إفأعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم . قال اللہ تبارک وتعالی :﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ﴾ صدق اللہ مولانا العظیم .

حضراتِ علمائے کرام اور عزیز طلباء! آپ کے ادارے کی اس تقریب میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اور ادارے کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ بھی سامنے آیا۔ اللہ تبارک وتعالی نے قرآنِ کریم کو نازل فرمایا اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی۔ اور آپ یہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری جو اللہ تبارک وتعالی نے لی ہوئی ہے اس کو اپنے بندوں کے ذریعے سے پورا کیا جارہا ہے۔ سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں اللہ کے بندے ہیں جو قرآن کریم کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھنے کے لئے دن رات کوشش کرتے ہیں اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ اس میں سو فیصد کامیاب ہوئے ہیں۔ زمین پر کوئی آسمانی کتاب ایسی نہیں جس کو جوں کا توں بعینہ محفوظ کیا گیا ہو۔ البتہ قرآن کریم یقیناً ایسی کتاب ہے جو محفوظ چلی آرہی ہے اور قیامِ قیامت تک اس کی حفاظت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا، اور یہ سلسلہ اگر ختم ہو گیا تو پھر یہ دنیا باقی نہیں رہے گی۔

حفاظتِ قرآن کا مفہوم: اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ سمجھیں کہ قرآن کریم کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آپ کی سنتوں کو بھی محفوظ کیا جائے۔ اس لئے کہ قرآن کریم کے مضامین اور قرآن کریم کے معانی کو سمجھنے کے لئے پہلی بنیادی ضرورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، آپ کے افعال، آپ کی احادیث اور آپ کی سنتیں ہیں۔ اللہ رب العزت نے جیسے قرآن کریم کی حفاظت کا کام اپنے بندوں سے لیا، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی حفاظت کا کام بھی اپنے بندوں ہی سے لیا۔ قرآن کریم کی حفاظت الفاظ کی حفاظت کی حد تک محدود نہیں۔ بلکہ قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت کے ساتھ اس کے معانی، اس کے مضامین، اور اس کے مقاصد کی حفاظت بھی ضروری ہے تو آپ یہ سمجھیں کہ اللہ رب العزت نے جیسے قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے، اسی طریقے سے قرآن کریم، اس کے مقاصد، مضامین اور اس کے معانی کی حفاظت کی بھی ذمہ داری لی ہے، اور جس طریقے سے الفاظ کی حفاظت بندوں سے کرائی ہے، اسی طریقے سے اس کے مقاصد، مضامین اور معانی کی حفاظت بھی بندوں سے کرائی ہے۔

حفاظتِ حدیث: اگر آپ دیکھیں ایک طرف محدثین کی جماعت ہے جنہوں نے نبی پاک کی احادیث کو محفوظ رکھا اور ایسا محفوظ رکھا، ایسا محفوظ رکھا کہ ان کے بارے میں حفاظت کے حوالے سے کوئی ابہام موجود نہیں۔ یہ موقع تفصیل بیان کرنے کا نہیں۔ محض اختصار کے ساتھ اجمالی طور پر اتنا عرض ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی حفاظت کا جو انتظام ہوا ہے دنیا میں اس سے بہتر کا کوئی تصور موجود نہیں اور کسی پیغمبر کی احادیث کی حفاظت کا کوئی سلسلہ دنیا کے اندر موجود نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آپ کی سنتوں کو محفوظ فرمادیا۔ محدثین نے یہ کام انجام دیا اور اللہ رب العزت کی ذمہ داری میں یہ بات داخل تھی جس کو اس نے محدثین کے ذریعے پورا کرادیا۔ ظاہر ہے کہ قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے شارح ہیں، آپ قرآن کے مضامین کو بیان کرنے والے ہیں، آپ سے بہتر قرآن کی شرح اور قرآن کے مضامین کو بیان کرنے کے حوالے سے کسی قسم کا کوئی تصور اور کوئی امکان موجود نہیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کی قرآن کے مقاصد کو سمجھنے کے لئے ضرورت ہے، اور دوسرے امور بھی اس سلسلے میں ضروری ہوتے ہیں، لیکن جو اولیت، اہمیت، اولویت آپ کے بیان کو حاصل ہے وہ دوسرے امور کو نہیں، وہ تبعاً ہیں، ضمناً ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھو کہ قرآن کریم کے الفاظ کی اہمیت اس سے کم نہیں ہوتی۔ قرآن کریم کے الفاظ کی اہمیت اپنی جگہ موجود ہے، چونکہ اگر الفاظ نہیں ہوں گے تو معانی تک رسائی کا امکان ہی نہیں۔ مقاصد تک رسائی، مضامین تک رسائی، معانی تک رسائی الفاظ کے ذریعے ہی سے تو ہوتی ہے، اس لئے الفاظ کی حفاظت اپنی جگہ اہم ہے اور اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالی نے قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اور اس کے مقاصد، اس کے مضامین اور اس کے معانی کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اللہ کی ہے اور اللہ رب العزت نے جیسے الفاظ کی حفاظت کے لئے حفاظ وقراء کو پیدا کیا، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جو قرآن پاک کے مضامین بیان کرتی ہیں کی حفاظت کے لئے محدثین کو پیدا کیا۔ قرآن کریم کے مقاصد، مضامین اور معانی کو بیان کرنے کے لئے اللہ نے فقہا کو پیدا کیا۔ محدثین کی خدمات کا جائزہ لیا جائے تو عقل حیران ہو جاتی ہے۔ حضرات فقہاء کی خدمات کا جائزہ لیا جائے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حدیث کی حفاظت کو دیکھ کر، الفاظ قرآن کی حفاظت کو دیکھ کر، فقہاء کے استنباط واستخراج کو دیکھ کر بے تکلف یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ یہ اسلام کا معجزہ ہے اور اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے۔ یہ بات جب آپ کے سامنے آگئی تو اب آپ ان اداروں کی اور ہمارے ان مدارس کی اہمیت کو سمجھیں۔ یہاں الفاظ کی بھی حفاظت ہو رہی ہے، یہاں نبی پاک کی احادیث کی بھی حفاظت ہو رہی ہے اور فقہا کے استخراج واستنباط کی تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔ اور یہ مدارس اللہ تبارک وتعالی کی نازل کردہ کتاب قرآن کی من جمیع الجہات ایسی خدمت انجام دے رہے ہیں جس کی کوئی مثال کہیں کسی تعلیمی ادارے میں نہیں۔

عصری تعلیمی اداروں کا مقصد: اس کے ساتھ ساتھ ایک بات اور سمجھیں وہ یہ کہ آج تعلیمی اداروں کی کوئی کمی نہیں۔ گلی گلی میں، گاؤں گاؤں میں، قصبات میں اور شہروں میں اسکول، کالج ہیں اور یونیورسٹیاں ہیں۔ ان تمام کا نقطہ نظر پیسہ ہے۔ یہ سارے کے سارے پیسے کے لئے اپنی جان کھپا رہے ہیں۔ یا یہ سارے کے سارے عہدوں کے لئے اپنی کوشش جاری رکھے ہیں یا یہ سارے کے سارے ممبری کے لئے یہ تمام کی تمام محنت کر رہے ہیں۔

مدارس کا بلند مقصد: آپ کے مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے والے لوگ فقط اللہ رب العزت کی رضا کے لئے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دنیاوی نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو اُن کا مستقبل روشن ہے اور اِن کا مستقبل تاریک ہے، اور اگر شریعت اور عقل وخرد کی نظر سے دیکھا جائے تو وہ سارے کے سارے گمراہ ہیں اور یہ ہدایت یافتہ ہیں، وہ ناکام ہیں اور یہ کامیاب ہیں۔ جو لوگ اُن کو کامیاب اور اِن کو ناکام سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کامیاب یہ ہیں۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش یہ کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی من جمیع الجہات خدمت یہ انجام دے رہے ہیں تو یہ اللہ والے ہیں، وہ دنیا والے۔ اللہ والے کامیاب ہیں، دنیا والے ناکام ہیں، اس لئے ہمارے مدرسوں میں پڑھنے والے لوگوں کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ فقط اللہ رب العزت کی رضا کو اپنا مقصود بنا کر علم حاصل کریں، خوب قابلیت پیدا کریں، خوب استعداد پیدا کریں۔ دنیا کی لالچ میں وہ اپنی اس محنت کو اکارت نہ جانے دیں، ضائع نہ ہونے دیں۔

مسجد ومدرسہ کارگاہ حیات: میرا تو نقطۂ نظر یہ بن گیا ہے کہ ہمارے طالب علموں کو سوائے قرآن وحدیث اور فقہ کے علم کے کوئی عصری تعلیم نہ دی جائے۔ دنیاوی حد تک ضروری تعلیم میٹرک تک دینے کے بعد مزید تعلیم نہ دی جائے، نہ کمپیوٹر سکھایا جائے، نہ بی اے کرایا جائے، نہ ایم اے کرایا جائے۔ وہ لوگ جو بی اے، ایم اے کر رہے ہیں وہ سڑکوں پر

جوتیاں چٹخاتے ہوئے پھرتے ہیں تو پھر ان دوغلوں کو کون قبول کرے گا؟ اور ان کے لئے کہاں کوئی گنجائش ہوگی؟ کچھ نہیں، ان کو ایسا کردو کہ سوائے مسجد اور مدرسے کے کسی دوسری طرف نظر بھی اٹھا کر نہ دیکھیں۔ یہ صورت حال بے حد ضروری ہے۔ لوگوں نے دین کو لوگوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے ایسے ایسے حربے اور ایسے ایسے طریقے ایجاد کئے ہوئے ہیں کہ ہمارے ملا اپنا ستیاناس کررہے ہیں۔ یہ ہرگز قابلِ قبول نہیں۔ آپ کا مقام مسجد ہے، آپ کا مقام مدرسہ ہے۔ آپ کا مطمحِ نظر دینی علوم کی ترویج ہے۔ دینی علوم کی تعلیم ہے، اس کے علاوہ کسی دوسری طرف آپ نگاہ اٹھا کر نہ دیکھیں۔ آپ ایسا کریں گے کامیاب ہوں گے۔ آپ ایسا نہیں کریں گے ناکام ہوں گے۔ آج میں دیکھ رہا ہوں جو لوگ انگریزی پڑھا رہے ہیں اور جو لوگ انگریزی کے اندر آگے جانے کی کوشش کررہے ہیں وہ لوگ دین کی خدمت سے محروم اور دین کے حلقوں سے لاتعلق ہیں۔ ان کو نہ دینی حلقوں کے اندر قبولیت حاصل ہے، نہ دنیاوی حلقوں کے اندر ان کو کوئی قبولیت حاصل ہے۔

خلاصہ یہ کہ میٹرک تک دنیاوی امور کے حوالے سے جو ضرورت ہوتی ہے اتنا پڑھا دیا جائے، اس کے علاوہ سوائے قرآن وحدیث کے اور کچھ نہ پڑھایا جائے۔ اور جو لوگ میری اس رائے سے اختلاف کرتے ہیں ان کو اپنی رائے پر عمل کرنے کا حق ہے، لیکن میں ایک بات کہہ دیتا ہوں کہ سل المجرب ولا تسأل الحکیم۔ ہماری ساری عمر تجربے میں گزری ہے اب تم نئے تجربے کے لئے اپنی عمر برباد نہ کرو۔ ہماری رائے کو قبول کرو، اس پر عمل کرو۔ جہاں تک مدرسوں کا تعلق ہے تو ساری باطل قوتیں ان کو ختم کرنے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگاتی رہی ہیں، لگا رہی ہیں، ناکام ہیں، ناکام ہوئی ہیں، آئندہ بھی ناکام ہوں گی۔ لیکن تم اللہ والے بن جاؤ، تم ابناء الآخرۃ بن جاؤ۔ ابناء الدنیا نہ بنو، دنیا والے نہ بنو۔ آپ اللہ والے بنیں گے تو آپ اللہ کے پسندیدہ بندے ہوں گے۔ اگر آپ دنیا والے بنیں گے تو آپ حزب الشیطان میں داخل ہوں گے اور آپ اللہ والے نہیں ہوں گے۔ واٰخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین۔

حضرت مولانا مفتی شمس الدین رحمہ اللہ کا سانحہ ارتحال

جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد کے مہتمم، ممتاز وبزرگ عالم دین، یادگار اسلاف استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی شمس الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مورخہ 23 فروری 2011ء بروز بدھ 92 سال کی عمر میں انتقال فرماگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خاص شاگردوں میں سے تھے اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کے ہم سبق تھے۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ، حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا عبدالحق آف اکوڑہ خٹک اور حضرت مولانا عبدالرحمان کیملپوریؒ وغیرہ جیسے اساطین علم سے آپ نے کسب فیض کیا۔ حضرت مفتی صاحبؒ کو مسلک علماء دیوبند سے متعلقہ تمام دینی جماعتوں سے محبت تھی، بالخصوص جمعیت علمائے اسلام کے منشور اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد کے زبردست حامی تھے۔ آپ کی وفات سے مسلمانان عالم ایک عالم باعمل سے محروم ہوگئے۔

ادارہ وفاق مرحوم کے متعلقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے، اور آپ کی وفات سے پیدا ہونے والے خلا کو پُر فرمائے آمین